https://ezreaderschoice.com/

چور

آسیہ رئیس خان

Mubarra Graphics

Novels World
EZREADERSCHOICE

Readers Choice Novels

چور

آسیہ رئیس خان

افسانہ

"یہاں اندھیرے میں کیا کر رہی ہو؟" میں جو دور خلا میں نظر جمائے جوڑ توڑ میں مگن تھی، اس پاٹ دار آواز پر تقریباً اچھل پڑی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''میں ہوں، کوئی بھوت نہیں۔''انہوں نے میرے اس رد عمل پر ناگواری سے کہا جبکہ میں ان کی مزید ناگواری سے بچنے کی خاطر ہاتھ میں پکڑے رسالے پیچھے چھپانے لگی۔

''یہ کیا ہے؟''میری یہ بے ڈھنگی کوشش ناکام کرتے ہوئے انہوں نے میرے پیچھے جاتے ہاتھ پکڑ کر آگے کیے اور میرے ہاتھ میں تھامے رسائل میں سے سب سے اوپر رکھا رسالہ اٹھالیا۔

اب اگر میں ہزار بار مر کر بھی زندہ ہوتی اور ان ہزار ہا زندگیوں کی ساری ہمت اکھٹا کرتی تب بھی اس قابل ہونا ناممکن تھا کہ اُن کے ہاتھ سے وہ رسالہ جھپٹ لوں۔انہوں نے درمیان سے رسالہ کھولا اور برا ہوا کہ وہ وہیں سے کھلا جہاں میں نے صفحہ موڑا تھا۔انہوں نے وہ صفحہ بغور دیکھنے کے بعد میری طرف نگاہ کی اور میرا خون خشک ہو گیا۔

♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

اماں اس گھر کی سربراہ ہیں۔اماں سن کر جو روایتی خاکہ ذہن میں ابھرتا ہے، وہ اس کے بالکل برعکس ہیں۔وہ جدید فیشن کی ٹرینڈی ساڑھیاں پہنتی ہیں اور اس عمر میں بھی ڈائٹ اور یوگا کی بدولت اتنی سلم ہے کہ ان کی بیٹیاں اور بہوئیں انھیں دیکھ کر آہیں بھرتی ہیں۔عجلت میں بھی گھر سے باہر نکلتے وقت کم سے کم کاجل اور لپ اسٹک لگانا نہیں بھولتیں۔اپنے ڈھلتے حسن کی نگہداشت کے لیے وہ پابندی سے بیوٹی سلون کا چکر لگاتی ہیں۔(اور اس بہتی گنگا میں میرے ہاتھ بھی دھلتے رہتے ہیں۔)اپنی سرکاری نوکری سے سبکدوش ہونے سے قبل، پانچ سال انہوں نے اسکول کی ہیڈ ماسٹرنی بن کر گزارے تھے۔پھر اس کے بعد سبکدوش وہ صرف اسکول کی نوکری سے ہوئی تھیں، ہیڈ ماسٹرنی کا عہدہ انھوں نے اب تک سنبھالا ہوا تھا اور اُن کی ان دیکھی چھڑی کی زد میں اب سارا خاندان تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

خیر، یہ کہانی اماں کی نہیں میری ہے اور میری کہانی میں ان کا کردار سب سے اہم اس لیے ہے کہ اس گھر میں میری حیثیت اور مقام ان کی سیکریٹری یا معتمد خاص کا ہے۔

کئی برس پہلے وہ مجھے اس گھر میں لے کر آئی تھیں۔ میں سال بھر کی تھی جب میرے والد صاحب چل بسے۔ عدت مکمل ہونے کے چند ماہ بعد، نانی نے مجھے اپنے پاس رکھ کر، امی کا دوسرا نکاح پڑھوا کر انھیں دوسرے شہر روانہ کر دیا۔ نانی اور اماں خالہ زاد بہنیں تھیں۔ میں پانچویں جماعت میں تھی اس وقت اماں، نانی سے ملنے آئی تھیں اور نانی کی بیماری، دونوں ممانیوں اور ان کے بچوں کے درمیان میری دگرگوں حالت دیکھ کر وہ مجھے کچھ دنوں کے لیے اپنے ساتھ گھر لے آئیں۔ اس کے چند ہفتوں بعد ہی نانی چل بسیں اور بس پھر میں اسی گھر کی ہو رہی۔

جب مجھ پر قنوطیت کا دورہ پڑتا تو اماں بڑی خود غرض اور نمائشی نظر آتیں، جو دنیا کی نظروں میں مجھے سہارا دے کر بڑی عظیم اور خدا ترس خاتون مشہور ہو گئی تھیں جبکہ حقیقت یہ تھی کہ مجھے اپنے پاس رکھ کر انھیں دن رات، ہر پہر، بنا تنخواہ کی ملازمہ میسّر تھیں۔ ان کی اولادیں بھی انھیں میرے سپرد کر کے ساری ذمہ داریوں سے بری الذمہ ہو گئی تھیں۔ میں یہ سب سوچ سوچ کر اداس ہوتی اور بسورتی رہتی۔

پھر جب میرے اندر رجائیت پسند اور ذرا ذرا دینی روح بیدار ہوتی تو میں اللہ اور اماں کا شکر ادا کرتے نہ تھکتی کہ ان کی وجہ سے مجھے اپنی نانی کے گھر سے بہتر رہائش، بہتر تعلیم، بہتر کھانا اور بہتر پہننا نصیب ہوا تھا اور سب سے اہم جس کام کا میں اپنی نانی کے گھر تصور بھی نہیں کر سکتی تھی وہ یہاں میرے لئے آسان تھا یعنی وقفے وقفے سے اتنے اچھے بیوٹی سلون میں میری مرمت ہوا کرتی تھی۔ یہ سوچ کر میں گنگناتی اور مسکراتی رہتی۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

اور جب کبھی میرے اندر کی پریکٹیکل لڑکی انگڑائی لیتی تو یہ لین دینے والا، دونوں فریقین کے لیے فائدے مند سودا لگتا۔ مجھے مادی آسائشوں کے ساتھ اس گھر سے تحفظ اور پہچان ملی تھی اور اس گھر کے افراد اور اماں کو ایک دوسرے کے درمیان رابطے کی کڑی۔ میں یہ سوچتی اور مطمئن رہتی۔

میں بطور رابطے کی کڑی ہی اس کہانی کا آغاز ہوں۔ اماں نظم وضبط اور وقت کی بڑی پابند ہیں۔ سونے جاگنے اور کھانے کے علاوہ صبح وشام کی چہل قدمی، اخبار کا مطالعہ، کتب بینی، سر میں تیل کی مالش، ہفتے میں دو دن اپنی سہیلیوں سے ملاقات، مہینہ کے آخری اتوار کو رشتہ داروں سے ملاقات، سونے سے قبل گھر کے سبھی افراد کی ان کے کمرے میں حاضری وغیرہ وغیرہ، ان سبھی معاملات کے اوقات طے تھے۔ ان سے براہ راست باقی گھر والوں کی بات اور ملاقات صرف ناشتے اور کھانے کے اوقات میں ہوتی تھی۔ اس کے بعد ان تک پہنچنے کا واحد ذریعہ میں ہوں۔ گھر میں موجود اُن کے دو بیٹے اور بہوئیں، جنھیں میں ماموں ممانی بلاتی ہوں اور ان کی اولادیں، اپنی بات اور ملاقات کی خواہش مجھ تک پہنچاتے ہیں پھر میں اماں تک اور اس کے بعد میں ماں کا جواب اور ملاقات کا وقت انھیں بتاتی ہوں۔ سالوں سے یہی معمول چلا آرہا تھا۔ میں دسویں جماعت میں تھی تب بڑے ماموں کی ذکیہ باجی اور عافیہ باجی کی شادیاں ہو گئیں۔ میرے جونئیر کالج سے فارغ ہونے تک چھوٹے ماموں کی بشریٰ باجی بھی بیاہ کر دوسرے گھر چلی گئی تھیں۔ اب گھر میں چھوٹے ماموں کے صاحبزادے عدنان اور میں ہی بچے تھے۔

ایک رات کھانے کے بعد عدنان ہاتھ میں ڈائری لیے آیا اور مجھے دے کر کہا کہ یہ میں اماں کو دے دوں۔

"اس میں کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''ایک کہانی ہے،اماں سے کہنا کر یکشن کر دیں۔''میرے کان کھڑے ہو گئے۔

میں آپ کو بتانا بھول گی عدنان کے مر حوم دادا یعنی اماں کے مجازی خدا شاعر اور مصنف تھے ایسے ویسے نہیں وہ صاحب کتاب شاعر اور مصنف تھے۔اماں لکھتیں تو نہیں تھیں لیکن پڑھ بہت رکھا تھا اور اب بھی مطالعہ ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ان کے ساتھ رہتے یہ متعدی جراثیم مجھے بھی لگ گئے تھے۔عدنان کو میں نے کبھی پڑھتے نہیں دیکھا تھا کجا کہ اس نے لکھا تھا۔میں نے مارے تجسس کے اس کے سامنے ہی ڈائری کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔پہلی دو سطر پڑھتے ہی میری آنکھیں ناچنے لگیں۔

''کیا ہوا؟اچھا نہیں لکھا ہے؟''

''ب۔۔۔۔ب۔۔۔۔۔بہت اچھا ہے۔''میں ہکلائی۔

''اماں اصلاح کر دیں تو مجھے دے دینا۔''وہ تو چلا گیا اور میں سوچتی رہی،یہ عدنان کیسے لکھ سکتا ہے؟

خیر،میں نے سعادت مندی سے وہ ڈائری اماں تک بمع پیغام پہنچا دی اور حسبِ توقع اُن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا رہا۔

آخر ان کے گھر اور خاندان میں ایک کہانی کار،ایک قلم کار پیدا ہوا تھا،دادا کا اصل جانشین اور وارث۔انہوں نے صبح ہوتے ہی سارے گھر میں اعلان کر دیا اور ہر کوئی میری طرح حیران تھا کہ عدنان لکھ بھی سکتا ہے؟باقی سب بے یقین سی،حیرت زدہ خوشی میں مبتلا تھے۔مگر میں ذرہ برابر خوش نہ تھی۔یہ میرا میدان تھا۔یہاں مجھے اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑنے تھے،صلاحیت کے گھوڑے دوڑانے تھے اور وہ عدنان نالائق مجھ سے میرا میدان چھین چکا تھا۔وہ نااہل میرے میدان میں،میری جگہ کھڑا سب کی تالیاں بٹور رہا تھا۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

چور آسیہ رئیس خان

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاءاللہ۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

READERS CHOICE

Facebook ID; https://web.facebook.com/mubarra1

Instagram; https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en

Facebook Groups; READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

چور آسیہ رئیس خان

اماں نے اپنی اور دادا کی جان پہچان والے ادبی حلقوں میں فون کھڑ کھڑائے اور لو جی عدنان بشیر شیخ مطبوعہ افسانہ نگار بن گئے۔ بس پھر کیا تھا لوگ مبارک باد دینے گھر آتے۔ اتنی سی عمر میں اس قدر اونچی اور گہری سوچ (بیک وقت ۔۔۔؟) الفاظ کا اتنا عمدہ انتخاب واہ واہ! عام سے موضوع پر ایسی پر اثر تحریر سبحان اللہ! سائنس کے طالب علم کی اردو سے یہ رغبت، ماشاءاللہ وغیرہ وغیرہ قسم کے جملے میرے کانوں میں پڑتے رہتے اور میرا خون کھولتا رہتا کیونکہ جس تخلیق کی باتیں ہو رہی تھیں وہ میری تھی۔ جی ہاں، میری! میں نے لکھا تھا وہ افسانہ جسے اس چور نے اپنی بنالیا تھا۔ مہینوں کی مشق کے بعد اب مجھ میں اتنا اعتماد آ گیا تھا کہ میں دنیا کے سامنے ببانگ دہل اپنے قلم کے شاہکاروں کا مظاہرہ کر سکوں۔ یہ میری غفلت ولاپرواہی تھی کہ اس سے پہلے وہ افسانہ اس کے ہاتھ لگ گیا اور وہ اتنا بے ضمیر ثابت ہوا تھا کہ کسی اور کی محنت اپنے نام سے شائع کروالی۔

میں تلملاتے ہوئے اس کی اگلی کہانی کی منتظر تھی کیونکہ میں نے اپنی تحاریر ایسی محفوظ جگہ چھپادی جہاں اس کے پہنچنے کا امکان نہیں تھا۔ پھر کئی دن بعد وہ اپنا دوسرا افسانہ لے کر حاضر ہوا۔ اسے پڑھنے کے بعد میں نے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔ اس سے اچھا تو میں نے دسویں جماعت کے بورڈ اگزام میں اردو کا مضمون لکھا تھا جیسا افسانہ وہ اپنے گریجویشن کے فائنل میں لکھ کر لایا تھا۔ اماں پوتے کے قلمکار 'نکلنے' پر بے حد خوش اور پر جوش تھیں۔ یہ بچکانی تحریر ان کے جوش کے لیے برف ثابت ہو سکتی تھی۔ قنوطی، روحانی اور پریکٹیکل مزاج کے ساتھ بدلتے خیالات اپنی جگہ، بہر حال سچائی یہ تھی کہ میری زندگی آخر اسی گھر کے دائرے میں گھومتی تھی۔ یہ گھر اور اس کے مکین ہی تھے جن کی وجہ سے میں آج تعلیم یافتہ مہذب، بااعتماد اور خوشحال تھی۔ پھر میں احسان فراموشی کیسے کرتی اور یہ بھی حقیقت

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

ہے کہ اماں کو وہ ہستی ہونے کا اعزاز حاصل ہے جس سے میں سب سے زیادہ محبت کرتی ہوں۔ میں ان کے اکلوتے پوتے کی پول کھول کر انھیں رنجیدہ نہیں کر سکتی تھی۔ میں نے دل میں ٹھان کر قلم اٹھایا اور بس پھر یہ سلسلہ چل نکلا وہ مجھے آخری بینچ والے طالب علموں کے لیول کے مضامین نما کہانیاں لا کر دیتا جنھیں میں پورا پڑھے بغیر ہی کوڑے دان میں ڈال دیتی اور اپنا لکھا افسانہ دو تین بے ربط جملوں اور کچھ املا کی غلطیوں کے ساتھ اماں کو سونپ دیتی تاکہ وہ بھی تسلی بخش 'ایڈیٹنگ' کر سکیں۔

میں عدنان کی آنکھوں میں شرمندگی، ندامت جیسے تاثرات ڈھونڈتی رہتی لیکن مجال ہے جو کبھی ان کی ہلکی سی رمق بھی نظر آئی ہو۔ یہ کچھ دنوں تک چلتا رہا پھر عدنان بی ایس سی مکمل کرنے کے بعد ماسٹرز کی خاطر دوسرے شہر چلا گیا۔ اماں کی ہدایتوں پر اس نے چند دنوں بعد دوبارہ اپنی کہانیاں بھیجنا شروع کی وہ مجھے ای میل کرتا تھا۔ کچھ دن تک تو میں پڑھتی رہی لیکن پھر میں نے ای میل کھولنا اور دیکھنا بھی بند کر دیا۔ پہلے ہی افسانہ لکھ کر رکھ لیتی پھر جیسے ہی اس کا ای میل موصول ہوتا، آخر میں اس کا نام لکھ کر ماں کو دے دیتی وہ یہ ہی سمجھتی رہیں کہ یہ افسانے عدنان کو رئیر سے بھیجتا ہے۔ کتنی دفعہ اے۔بی۔ شیخ لکھتے ہوئے مارے غصے کے میں نے قلم توڑے تھے۔ وہ اپنا پورا نام استعمال نہیں کرتا تھا۔ اماں نے جب اس اختصار پر استفسار کیا تو موصوف کا جواب تھا کہ عدنان بشیر شیخ کی جگہ اے بی شیخ زیادہ بردبار، سنجیدہ اور تجربہ کار لگتا ہے اماں تو اس وضاحت پر نہال ہی ہو گئی تھیں۔

دوسرے شہر جانے کا فائدہ یہ ہوا تھا کہ اب اس کا نام اور میری تحاریر دوسرے رسائل اور اخبارات میں شائع ہونے لگی تھیں۔ میرے قنوطی، روحانی اور پریکٹیکل دوروں کا اثر میری تحاریر پر بھی پڑتا تھا اور ہر بار میں سوچتی، یہ پڑھنے

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے بعد عدنان کا ضمیر جاگے گا اور وہ ضرور مجھ سے معافی مانگے گا، بھلے وہ معافی نہ مانگے لیکن کم از کم یہ اعتراف تو کرے کہ وہ میری تحاریر اپنے نام سے استعمال کر رہا ہے۔ جب مقدور بھر جل کر اور دل ہی دل میں اسے گالیاں دے کر تھک جاتی تو یہ سوچ کر خود کو تسلی دیتی کہ شہرت اور نام میں کیا رکھا ہے، اتنا ہی کافی ہے کہ میرا لکھا لوگوں تک پہنچ رہا ہے۔ یقین کریں، اس فلاسفی بھرے خیال کے بعد میرا سارا دن خود کو گالیاں دیتے گزرتا تھا۔

ایک دن اچانک وہ بنا اطلاع دیے آدھمکا اس خوشخبری کے ساتھ کہ اس کے ایک افسانے کو کسی مقابلے میں پہلا انعام ملا ہے اور کل ان سب کو تقسیم انعامات کی تقریب میں شرکت کرنی ہیں۔

"بیٹا ذرا پہلے بتا دیتے ہم کچھ تیاری ہی کر رکھتے۔" اماں نے تقریب میں شرکت کی تیاری کے لیے قلیل وقت کی شکایت کی۔ اتنے شارٹ نوٹس پر ان کے بیوٹی سیلون کا اپوائنمنٹ ملنا مشکل جو تھا۔

"میں نے آمنہ کو دو دن پہلے ہی میل کیا تھا، تم نے دیکھا نہیں؟" اس نے میری طرف دیکھ کر پوچھا اور اس وقت میں اتنے غصے میں تھی کہ نفی میں سر ہلا کر وہاں سے ہٹ گئی۔

اماں اور اپنے مشترکہ کمرے میں پہنچنے تک میرا غصہ آنسوؤں کی شکل میں باہر نکل رہا تھا۔ کچھ نہ سمجھا تو میں نے اس کا آخری میل کھولا اور اسے پڑھتے پڑھتے آنسو تو کیا میرا سانس بھی رکنے لگا۔ میں نے جلدی جلدی اس کے پچھلے ای میل اوپن کیے۔ ہر میل میں صرف اتنا لکھا تھا کہ اسے افسانہ مل گیا ہے۔ ای میل میں بچکانی، ادھوری، غیر معیاری کسی بھی قسم کی کوئی کہانی، کوئی افسانہ نہیں تھا۔ دوسرے شہر سے بھیجے اس کے تیسرے میل پر پہنچنے کے بعد میرا دل کی اپنا سر پیٹ لوں اور عدنان کا صرف اردو میں اس نے لکھا تھا:

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

تمھیں بھی پتہ ہے اور مجھے بھی اس لیے اب مزید اس ناٹک کی ضرورت نہیں، دوسرے اب میرے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہوتا ہے کہ میں سوچ کر اور دماغ لگا کر دو لائن بھی لکھ سکوں اس لیے بہتر ہے تم کہانی افسانہ مکمل کرنے کے بعد خود ہی میل کر دیا کرو۔

"ہا۔۔۔۔۔" میں نے غصے میں چیختے ہوئے پیشانی ٹیبل پر ماری۔

"بے وقوفی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔" پیچھے سے عدنان کی آواز آئی۔

اس وقت قنوطی، روحانی، یا پریکٹیکل لڑکی نہیں بلکہ میرے اندر کی تخلیق کار بیدار ہوئی تھی۔ کرسی سے کھڑے ہو کر میں نے اپنا حق لینے کے لیے خود کو تیار کیا اور مڑ کر دروازے میں کھڑے عدنان کو گھورا۔

"لیکن کیا بے غیرتی اور فریب کی کوئی حد نہیں ہوتی؟"

"یقیناً ہوتی ہو گی۔۔۔۔" وہ دروازے سے اندر آیا۔

"کس نے فریب کیا ہے اور کون بے غیرت ہے؟" اس کی معصومیت پر میری آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔

"خود کچھ نہ کرتے ہوئے کسی اور کی صلاحیت، قابلیت، محنت اور تخلیق اپنے نام سے منسوب کرنا کیا ہے؟" میں نے ہر لفظ چبا چبا کر کہا۔ دراصل سامنے کھڑے دھوکے باز کو کچا چبانے کی خواہش دل میں ابھر رہی تھی لیکن میرا بس صرف لفظوں پر تھا۔

"یہ تو انتہائی درجے کی بے غیرتی اور اعلیٰ قسم کا فریب ہے۔" اس کے پر سکون لہجے میں آئے جواب پر میں صحیح معنوں میں آپے سے باہر ہو گئی۔ کس قدر ڈھیٹ بندہ ہے۔

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''تو پھر کیوں کی یہ انتہائی درجے کی بے غیرتی اور اعلی قسم کا فریب؟''

''میں نے کب کسی کی محنت اور تخلیق اپنے نام سے منسوب کی؟''اس تجاہل عارفانہ پر میں تلملا کر آگے بڑھی یعنی حد ہے چوری اس پر سینہ زوری۔

''صرف بے غیرت اور دھوکے باز ہی نہیں تم بہت بڑے چور بھی ہو، میرے افسانوں کو اپنے نام سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے تمھیں ذرا شرم نہیں آئی، نہ ہی۔۔۔۔''

''ایک منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔ایک منٹ۔۔۔۔۔۔۔۔''اس نے ہاتھ اٹھا کر مجھے درمیان میں روکا۔

''اپنی کہانیوں اور افسانوں کو میرا نام میں نے نہیں تم نے دیا تھا۔''

''ہا۔۔۔۔۔''مجھے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا پھر خیال آیا کہ کہیں وہ سچائی سے بچنے کے لیے 'خلل دماغ' کا حربہ تو استعمال نہیں کر رہا؟

''یاد کرو پہلی بار ڈائری دیتے ہوئے میں نے کیا کہا تھا۔۔۔۔؟''

مجھے اچھی طرح یاد تھا لیکن میں ہونٹ سیے خاموشی سے اسے گھورتی رہی۔چند لمحے بعد ہی ذہن کی بند کھڑکیاں کھلنے لگیں اور ان سے دکھائی دیتے نظارے نے زبان تالو سے لگا دی تھی۔

''میں نے کہا تھا کہ ماں سے اس کی اصلاح کروا کر مجھے دینا، یہی کہا تھا نا؟ میں نے کب کہا تھا کہ یہ میں نے لکھا ہے یا یہ میری تخلیق ہے؟ پھٹے پرانے کاغذ پر لکھا تمھارا وہ افسانہ میرے ہاتھ لگا تو میں نے اسے محفوظ جگہ لکھ کر، اماں کے گرین سگنل کی خاطر تمھارے حوالے کیا تھا کہ فائنل شکل میں تم مجھے واپس کرو اور میں اسے کسی اخبار یا رسالے کو

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بھیجوں،اب تم ہی بتاؤ میرا یہ پلان کس نے تبدیل کیا؟ ''وہ جواب طلب نظروں سے مجھے دیکھ رہا تھا مگر میں کچھ بولنے کے قابل بچی ہی کہاں تھی۔

ہاں وہ میں ہی تھی جس نے پہلی بار اماں کو وہ افسانہ دکھاتے ہوئے اسے عدنان سے منسوب کیا تھا اور وہ پوتے کی 'خفیہ صلاحیت اور مشکوک ہنر مندی' پر پھولے نہ سمائی تھیں۔آگے انھوں نے وہی کیا جو کوئی بھی مشفق دادی کرتیں،پوتے کی پہلی کاوش پر فخریہ انداز میں حوصلہ افزائی!

''یہ افواہ اور غلط فہمی تمھاری پیدا کردہ ہے۔پہلے پہل مجھے لگا کہ تم خود کو مخفی رکھنا چاہتی ہو اس لیے میں بھی تمہاری مدد کے ارادے سے سب کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا،لیکن جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ محترمہ میری سوچ سے بھی زیادہ بے وقوف ہے۔یہ الزام سراسر غلط ہے کہ میں نے تمھاری تخلیقات کو اپنا نام دیا۔''

اس نے ہاتھ میں پکڑے سارے رسائل ٹیبل پر رکھ دیے۔

''تمھاری لکھی ساری کہانیاں اور تمام افسانے اے۔بی۔شیخ یعنی آمنہ بلال شیخ کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔''

''دھت!''میں نے تو اس پر کبھی غور ہی نہیں کیا تھا۔

''ان رسائل کے ایڈیٹر حضرات جانتے ہیں کہ اے۔بی۔شیخ خاتون ہیں۔ویسے چور اور فریبی میں نہیں بلکہ تم ہو۔''

''ہے۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔؟''یہ بڑا غیر متوقع الزام تھا.

''اپنی تخلیق خود کسی اور کو سونپ دینا اپنی تخلیق کے ساتھ فریب ہے اور اپنی صلاحیت اور قابلیت چھپانا چوری نہیں تو اور کیا ہے؟اس قصے میں سب سے اہم یہ ہے کہ کیا سوچ کر تم نے اتنے دنوں تک یہ سب ہونے دیا؟''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

بڑی دیر سے غضب ناک انداز میں گھورنے کے بعد اب میری نظریں خود بخود فرش پر جمی تھیں اور گھور وہ رہا تھا۔

''بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنی عمر کا بیشتر حصہ اس گھر میں گزارنے کے بعد بھی تم خود کو اس گھر کے افراد میں شمار نہیں کرتی ہو۔'' یہ غیر متوقع الزام نمبر دو تھا۔

''میرے قلم کار ہونے کی خبر سے اماں اور باقی سب کو ہوئی خوشی، تم نے حقیقت چھپا کر یوں ہی قائم رہنے دی۔ اپنی دانست میں اس طرح تم اپنی احسان مندی کا ثبوت پیش کر رہی تھیں، جبکہ تمہارے دل میں اس وقت صحیح خیال یہ ہونا چاہیے تھا کہ تمھارے رائٹر ہونے کی خبر سن کر بھی وہ اتنے ہی خوش ہوں گے جتنے میرے لیے خوش تھے۔ سب کے خلوص اور محبت کو صرف احسان کے ترازو میں رکھنا بھی اس حق کی چوری ہے جو انھوں نے تمھیں اس گھر کا حصہ مان کر دیا ہے۔''

''یا اللہ! یہ جتنا برا لکھتا ہے اتنا برا بولتا نہیں ہے۔'' میں نے دل میں سوچا۔

''تمھاری بزدلی سے مجھے کوئی امید نہیں تھی اس لیے میں نے ابھی سب کو بتا دیا ہے کہ اے۔بی۔ شیخ دراصل آمنہ بلال شیخ ہے۔'' سارے دھماکے آج ہی ہونے تھے۔ مزید ذرا دیر مجھے گھورنے اور تاسف بھرا "چہ۔" کرنے کے بعد وہ کمرے سے چلا گیا۔

ٹیبل سے سارے رسائل اٹھا کر میں پچھلے صحن میں چلی آئی۔ فلحال مجھ میں کسی کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں تھا۔ مجھ پر ابھی ابھی انکشاف ہوا تھا کہ آٹے میں نمک کے برابر مخلص اور نیک لوگوں کی محبت کا بدلا صرف احسان سمجھ کر اتارنا درست نہیں ہے۔ یہ انکساری تو ہے لیکن ساتھ میں اجنبیت کی نشانی بھی ہے۔ گھر والوں کی اپنائیت اور محبت

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

کے بدلا میں صحیح معنوں میں خود کو گھر کا فرد مان کر ہی دے سکتی ہوں۔ میری یہ سوچ غلط تھی کہ میرے اس ہنر کی انھیں اتنی خوشی نہیں ہو گی جتنی عدنان کے مصنف ہونے پر ہو گی۔

♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

''پہلے ہی بتا دیتی تو یہ اے۔بی کا چکر نہ پڑتا، سیدھا سیدھا آمنہ بلال چھپتا۔''انھوں نے رسالہ بند کیا اور میں نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

''لاؤ دو، یہ سب اب دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔ رائٹر بدل گیا ہے تو ہر کہانی کا مطلب بھی بدل جائے گا۔''انھوں نے بقیہ رسالے میرے ہاتھ سے لے لیے۔

مجھے ان سے بہت ساری باتیں کہنی تھیں۔ میں دل ہی دل میں موزوں و مناسب الفاظ ترتیب دے ہی رہی تھی کہ وہ جانے لگیں پھر کچھ سوچ کر پلٹیں۔

''تقسیم انعام کی تقریب کے بعد وہ منگنی کا کہہ رہا ہے۔''

''کون؟''

''عدنان اور کون۔''

''اس نے وہیں لڑکی پسند کر لی؟''میرا اندیشہ درست نکلا تھا پھر بھی میں ذرا حیران ہوئی۔

''وہیں نہیں یہیں۔ فلحال اس کی ماں ذرا آنا کانی کر رہی ہے کیونکہ اس نے بھتیجی کے لیے اپنے بھائی کو زبان دے رکھی ہے لیکن مان جائے گی، تم تیار رہنا۔''

''میں کیوں؟''

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com

''اتنی کند ذہن ہو پھر کہانیاں کیسے لکھ لیتی ہو؟''انھوں نے ہیڈ ماسٹرنی والے انداز میں میری بے عزتی کی اور چلی گئیں۔

ان کی بات سمجھ میں آتے ہی میرے چودہ طبق روشن ہو گئے۔زندگی بھر کی واردات کے لیے گویا آج کا ہی دن مخصوص تھا۔

خیر چھوٹی ممانی کیسے مانیں اور کیسے انھوں نے اپنے بھائی کو منایا اور اس 'بھتیجی' کا کیا بنا، یہ پھر کبھی بتاؤں گی، فلحال آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس کہانی میں اصل چور کون تھا، عدنان بشیر شیخ یا میں یعنی آمنہ بلال شیخ؟

♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

اختتام

READERS CHOICE

Posted on; https://ezreaderschoice.com/
Email : readerschoicemag@gmail.com